اشاعت نمبر:۱۵ | سلسلہ: قرآن اور صاحب قرآن | تاریخ: یکم ربیع الاول ۱۴۴۵

# توسب سے اول، توسب سے آخر

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء وإمام المرسلين، وعلى آله وأصحابه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

جس سے محبت ہوتی ہے اسی کا ذکر سب سے زیادہ ہوتا ہے، اور جب بھی ہوتا ہے سب سے پہلے ہوتا ہے، اللہ کو اپنے محبوب سے جتنی محبت ہے اتنی کسی کو کسی سے نہیں ہے، اسی لیے اللہ نے اپنے محبوب کا خوب ذکر کیا، اور جہاں بھی ذکر کیا سب سے پہلے ذکر کیا، آئیے اس کی کچھ نظیریں قرآن کریم میں تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ وحدہ لاشریک نے قرآن مجید میں متعدّد مقامات پر اپنے بندوں کو مخاطب کیا، اور ان کے لیے صیغۂ خطاب کا ذکر فرمایا، قرآن حکیم میں ذکر کردہ خطاب کے صیغوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے سب سے پہلے اللہ جل وعلا کے لیے صیغۂ خطاب ذکر کیا، اور فرمایا:

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ [سورۂ فاتحہ:۴]

اے اللہ! ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللہ تعالی نے سب سے پہلے اپنے لیے صیغۂ خطاب کا ذکر کیا، پھر اپنے بعد سب سے پہلے اپنے محبوب کے لیے ذکر کیا، اور فرمایا:

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ۔ [سورۂ بقرہ:۴]

یعنی قرآن ان متقی بندوں کے لیے ہدایت ہے جو آپ پر اور آپ سے پہلے انبیا پر نازل ہونے والی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں، اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم اور سابقہ انبیاے کرام کو عطا کی گئی کتابوں پر ایمان لانے کا ذکر کیا، اور سب کی نسبت آپ کی جانب کی، اور فرمایا: جو آپ پر نازل ہونے والی کتاب پر ایمان لاتے ہیں، آپ سے پہلے بھیجے گئے انبیا ورسل پر ایمان لاتے ہیں، دراصل وہی مومن ہیں۔

اس طرح قرآن کریم میں اللہ کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے لیے صیغۂ خطاب وارد ہوا، اور آپ ہی سب سے پہلے مخاطب قرار پائے۔

2- سارے انبیا و رسل، جن و انس اور حور و ملک اللہ کے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جابجا اپنے بندوں کا تذکرہ فرمایا، لیکن سب سے پہلے جسے اپنا بندہ کہہ کر یاد کیا وہ ہمارے آقا و مولی حضور رحمت عالم ﷺ کی مبارک ذات ہے، ارشاد باری ہے:

وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ [سورۂ بقرہ: 23]

یعنی اگر تمھیں اس کتاب کی حقانیت میں شک ہو جسے ہم نے اپنے محبوب بندے پر نازل کیا، تو تم بھی اس جیسی ایک سورت لے آؤ۔

اس طرح قرآن کریم میں سب سے پہلے حضور ﷺ کے لیے لفظ عبد وارد ہوا، اللہ نے سب سے پہلے آپ کو اپنا بندہ کہہ کر یاد فرمایا، جس سے آپ کی شان عبدیت و محبوبیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

3- اللہ تعالیٰ نے جابجا اپنے مومن بندوں کو یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا کہہ کر پکارا، انھیں مختلف کارہائے خیر کی تعلیم دی، اور ممنوعات کے ارتکاب سے روکا، لیکن یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا کے ذریعے ہونے والے خطابات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے خطاب میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کے آداب اور آپ سے گفتگو کا سلیقہ سکھایا، بطورِ خاص آپ کی توجہ و التفات کے لیے صحیح اور باادب کلمات استعمال کرنے کی تعلیم دی، اور فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ [سورۂ بقرہ: 104]

یعنی اے ایمان والو! میرے محبوب کو راعنا کہہ کر مخاطب نہ کرو، بلکہ انظرنا کہو، اور پہلے ہی سے بغور سن لو، تاکہ نہ راعنا کہنے کی ضرورت پیش آئے نہ ہی انظرنا کہنے کی، اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۴- اللہ رب العزت نے انبیاے سابقین اور اولوالعزم مرسلین سے میثاق لیا، اور فرمایا:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۔ [سورۂ احزاب: 104]

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے انبیا سے میثاق لیا، آپ سے لیا، اور نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی ابن مریم سے لیا۔

قرآن کریم نے اس آیت میں انبیاے کرام کا پہلے اجمالی ذکر کیا، پھر تفصیل بیان کی، تفصیل کرنے میں زمانے کا لحاظ کیا، جو زمانے کے اعتبار سے مقدم ہے اسے پہلے ذکر کیا، جو بعد میں ہے اسے بعد میں ذکر کیا، اس اعتبار سے سب سے اخیر میں آپ کا ذکر ہونا تھا، لیکن بارگاہ حق عزوجل میں رسول کائنات ﷺ کی مقبولیت و وجاہت دیکھیے کہ آپ کا زمانہ سب سے اخیر میں ہے، اس کے باوجود آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا، پھر دیگر انبیا کے لیے ترتیب زمانی قائم کی، فرمایا کہ ہم نے آپ سے عہد لیا، اور پھر دیگر اولوالعزم انبیا سے لیا۔

اس طرح قرآن کریم نے رسول اللہ ﷺ کے ذکر کو مقدم رکھا، اور ہمیں درس دیا کہ جسے اللہ نے مقدم رکھا اسے تم بھی مقدم رکھو، اس کے احکام کی بجاآوری کو اپنا شعار زندگی بنالو، اسی میں تمھاری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔